REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۹۴ تار کا پتہ ڈیلی الفضل ربوہ

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

دم بجنبہ

فی پرچہ دس پیسے

رجب ۱۳۸۲ھ

شرح چندہ
سالانہ ۲۴ روپے
ششماہی ۱۳ ″
سہ ماہی ۷ ″
خطبہ نمبر ۵ ″
بیرون پاکستان
سالانہ ۵۴ ″

جلد ۵۱/۱۶ | ۶ فتح ۱۳۴۱ ہش - ۶ دسمبر ۱۹۶۲ء | نمبر ۲۸۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

ربوہ ۵ دسمبر بوقت ۸½ بجے صبح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح ۸½ بجے کی اطلاع مظہر ہے کہ اس وقت حضور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ بہتر ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولیٰ کریم اپنے فضل سے حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے

آمین اللّٰھم آمین

محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی صحت

لاہور ۵ دسمبر محترمہ سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ بیگم حضرت صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب تاحال لاہور میں زیر علاج ہیں۔ آپ کی عام طبیعت بفضلہ تعالیٰ پہلے کی نسبت بہتر ہے ڈاکٹروں کا خیال ہے کہ اگر خدا کے فضل سے صحت پوری طرح بحال ہو جائے تو گردہ کی پتھری اپریشن کے بغیر بھی نکل سکتی ہے۔

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے پتھری از خود نکل جائے اور اپریشن کی ضرورت نہ پڑے۔ آمین اللّٰھم آمین

جامعہ احمدیہ میں ایک علمی لیکچر

انشاء اللہ العزیز کل مورخہ ۶-۱۲-۶۲ بروز جمعرات ٹھیک بارہ بجکر پچاس منٹ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں مرزا انس احمد صاحب ایم۔ اے لیکچرار تعلیم الاسلام کالج "منطق جدید کا تعارف" کے موضوع پر لیکچر دیں گے۔ احباب اس علمی لیکچر سے فائدہ اٹھائیں۔

الامین للجمعیۃ العلمیۃ
جامعہ احمدیہ ربوہ

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دعاؤں، استغفار، عبادتِ الٰہی اور تزکیہ و تصفیۂ نفس میں مشغول ہو جاؤ

اس طرح اپنے تئیں اُن عنایات اور توجہات کا مستحق بناؤ جن کا خُدا نے وعدہ کیا ہے

"ممکن ہے کہ جماعت کے بعض لوگ طرح طرح کی گالیاں افترا پردازیاں اور بدزبانیاں خدا تعالیٰ کے سچے سلسلہ کی نسبت سُنکر اضطراب اور استعجال میں پڑیں۔ مگر انہیں خدا تعالیٰ کی اس سنت کو جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ برتی گئی ہمیشہ ملحوظ خاطر رکھنا چاہیئے۔ اس لئے میں پھر اور بار بار تاکید حکم کرتا ہوں کہ جنگ و جدال کے مجمعوں تحریکوں اور تقریبوں سے کنارہ کشی کرو۔ اس لئے کہ جو کام تم کرنا چاہتے ہو۔ یعنی دشمنوں پر حجت پوری کرنا وہ اب خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ میں لے لیا ہے۔

تمہارا کام اب یہ ہونا چاہیئے کہ دعاؤں اور استغفار اور عبادت الٰہی اور تزکیہ و تصفیہ نفس میں مشغول ہو جاؤ اس طرح اپنے تئیں مستحق بناؤ خدا تعالیٰ کی اُن عنایات اور توجہات کا جن کا اس نے وعدہ فرمایا ہے۔ اگرچہ خدا تعالیٰ کے میرے ساتھ بڑے بڑے وعدے اور پیشگوئیاں ہیں جن کی نسبت یقین ہے کہ وہ پوری ہونگی۔ مگر تم خواہ نخواہ ان پر مغرور نہ ہو جاؤ ہر قسم کے حسد، کینہ، اور کبر اور رعونت اور فسق و فجور کی ظاہری اور باطنی راہوں اور کسل اور غفلت سے بچو اور خوب یاد رکھو کہ انجام کار ہمیشہ متقیوں کا ہوتا ہے۔ جیسے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ والعاقبۃ عند ربک للمتقین۔ اس لئے متقی بننے کی فکر کرو۔"

(الحکم ۳۱ مئی ۱۹۰۲ء)

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۵ دسمبر۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت تا حال بہت ناساز ہے دل کی تکلیف بھی ہو جاتی ہے۔ اور پاؤں میں نقرس کی تکلیف بھی ہے۔ احباب جماعت پورے التزام اور توجہ سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت میاں صاحب مدظلہ العالی کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین اللّٰھم آمین۔

انصار اللہ کا ایک اہم فرض

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی نے انصار اللہ کے آٹھویں سالانہ اجتماع میں انصار کو اپنے افتتاحی خطاب سے نوازتے ہوئے انہیں ان کے ایک اہم فرض کی طرف بھی توجہ دلائی۔ آپ نے فرمایا:۔

"انصار اللہ کو چاہیئے کہ اس رسالہ (ماہنامہ "انصار اللہ") کو ہر جہت سے ترقی دینے کی کوشش کریں۔ اس کی اشاعت کا حلقہ وسیع کریں اور اس کے لئے مختلف علمی موضوع پر اچھے اچھے مضامین لکھ کر بھجوائیں تاکہ اس کی افادیت میں ترقی ہو اور جماعت میں اس کے متعلق دلچسپی بڑھتی چلی جائے۔"

جملہ انصار کا فرض ہے کہ وہ ماہنامہ "انصار اللہ" کے لئے زیادہ سے زیادہ خریدار پیدا کر کے اپنے اس فرض سے سبکدوش ہوں ہر رکن کم از کم دو خریدار پیدا کرے ——— سالانہ چندہ صرف چھ روپے (قائد اشاعت مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری اعلان

نصرت جونیئر ماڈل سکول کی سالانہ کھیلیں مورخہ ۶ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز جمعرات دفتر لجنہ اماء اللہ گراؤنڈ میں صبح ۹ بجے شروع ہونگی خواتین ربوہ سے درخواست ہے کہ وہ کثرت سے تشریف لا کر ننھے بچوں کی حوصلہ افزائی فرمائیں

(ہیڈ مسٹرس)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۶ دسمبر ۶۲ء

مودودی صاحب کا نسلی مسلمان

کراچی کے ایک غیر احمدی دوست نے حضرت مولانا ابو العطاء صاحب سے چند مسائل کے متعلق گفتگو کی تھی اور اس کا کچھ حصہ آپ نے کوثر نیازی صاحب کے ہفت روزہ شہاب میں شائع کرکے دو اعتراض کئے تھے۔ ہم نے ان دو اعتراضات پر ۳ نومبر ۱۹۶۲ء کے الفضل میں بحث کی ہے۔ شیخ صاحب تو خاموش ہیں لیکن کوثر نیازی صاحب نے اس خوف سے کہ کہیں حق کامیاب نہ ہو جائے شہاب کی اشاعت ۲ دسمبر ۱۹۶۲ء میں ایک دو اڑھائی صفحہ کا مضمون رقم کرکے رکھدیا ہے تاکہ شیخ عبد الرشید صاحب اسی انتشار ذہنی میں مبتلا رہیں جس میں وہ پہلے مبتلا تھے۔

شہاب لکھتا ہے:۔

"کراچی کے محترم شیخ عبد الرشید صاحب نے رسالہ "الفرقان" ربوہ کے مدیر مولوی ابو العطاء جالندھری سے "مسئلہ تکفیر المسلمین" اور مرزا صاحب کی "نبوت" کے باب میں جو خط و کتابت کی تھی اسے قارئین شہاب ان صفحات میں ملاحظہ فرما چکے ہیں شیخ صاحب کے نام مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے مکتوب میں تحریر کیا تھا کہ

"امتی نبی کا انکار منکر کو ایسے ہی کفر کا مرتکب قرار دے گا جس کے باوجود شریعت کے اتحاد کی وجہ سے دنیوی معاملات میں ملت کا فرد شمار ہو گا"۔

اس غیر فصیح اور پر پیچ عبارت سے بظاہر یہی اخذ کیا جا سکتا ہے کہ

۱۔ مرزا غلام احمد قادیانی "امتی نبی" ہیں

۲۔ اگر کوئی شخص انہیں "امتی نبی" تسلیم نہیں کرتا تو وہ کافر ہے۔

۳۔ مگر اتحاد شریعت کی وجہ سے ایک فرد دنیوی معاملات میں ملت کا فرد متصور ہو گا۔

ان نکات کے سامنے آنے پر شیخ صاحب نے مولوی صاحب موصوف کو توجہ دلائی کہ مرزا بشیر الدین محمود کے انکار مالیہ مولوی صاحب کے ان خیالات کی تردید کرتے ہیں اس سلسلے میں شیخ صاحب نے مرزا محمود صاحب کی کتاب "انوار خلافت" کا مندرجہ ذیل اقتباس پیش کیا۔

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں"۔

اس اقتباس کی رو سے ــــ جو مولوی صاحب کی عبارت کے مقابلے میں زیادہ صاف اور واضح ہے۔

۱۔ قادیانی حضرات کے لئے لازمی ہے کہ وہ "غیر احمدیوں" کو مسلمان نہ سمجھیں۔

۲۔ ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں۔

۳۔ اور ان کی نسبت یہ تصور کریں کہ وہ خدا کے ایک نبی کے منکر ہیں۔

مرزا محمود صاحب کے اس فرمان نے فیصلہ کر دیا کہ غیر احمدی غیر مسلم ہے اور جب وہ غیر مسلم ہے تو صاف ظاہر ہے کہ (غیر مسلم ہونیکے بعد) وہ ملت اسلامیہ کا فرد شمار نہیں ہو سکتا۔

اس تضاد کے پیش نظر شیخ صاحب نے مدیر "الفرقان" سے بجا طور پر یہ سوال کیا کہ۔

"غیر تشریعی یا امتی نبی کا منکر آپ کے ارشاد کے مطابق ملت کا فرد شمار ہوتا ہے مگر انوار خلافت صفحہ ۹۰ کے الفاظ اسکو ملت سے خارج قرار دے رہے ہیں۔ ان میں کونسی بات درست ہے"!

مولوی ابو العطاء صاحب، مرزا بشیر الدین محمود کو "خلیفۃ المسیح" سمجھتے ہیں ان کا فرض تھا کہ مرزا محمود کی اس تصریح کے بعد وہ اپنی غلطی کا اقرار کر لیتے اور اعلان کرتے کہ مرزا محمود ہی کا بیان درست ہے مگر کسی قادیانی مناظر اور بالخصوص مولوی ابو العطاء صاحب سے جو خلیفہ ربوہ کے ترجمان خصوصی ہیں یہ توقع کرنا کہ وہ اپنی غلطی کا اعتراف کر لیں گے غالب کے اس شعر کا مصداق ہے کہ

ہم کو ان سے وفا کی ہے امید
جو نہیں جانتے وفا کیا ہے؟

(شہاب ۲ دسمبر ۶۲ء صفحہ ۱۲)

ہم نے یہ طویل حوالہ اس لئے نقل کیا ہے کہ کوثر صاحب کو شکایت نہ رہے کہ ہم نے ان کی کسی بات کو حذف کر دیا ہے حالانکہ انہوں نے خود نہایت بد دیانتی سے کام لیکر ہمارے جواب مشمولہ الفضل ۳ نومبر ۱۹۶۲ء کا صرف ایک ٹکڑہ الگ کرکے نہایت نامعقول بحث شروع کر دی ہے۔ ہم نے الفضل ۳ نومبر ۶۲ء میں اس ضمن میں جو کچھ لکھا تھا وہ بھی ملاحظہ فرمایئے:۔

"باقی رہا دوسرا سوال جو کفر و اسلام سے تعلق رکھتا ہے تو اگر آپ مودودی صاحب کی جماعت اسلامی سے تعلق رکھتے ہیں تو آپ کے منہ سے ایسا سوال قطعاً زیب نہیں دیتا۔ اگر آپ نے مودودی صاحب کے لٹریچر کا مطالعہ کیا ہے تو آپ کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ان کے نزدیک نسلی مسلمان ہونا کوئی وقعت نہیں رکھتا یہی وجہ ہے کہ خود مودودی صاحب نے از سر نو کلمہ شریف پڑھ کر اپنا نئے سرے سے مسلمان ہونے کا اقرار کھلی مجلس میں کیا تھا۔ اسکے باوجود مودودی صاحب ان نسلی مسلمانوں کو جو ان کی طرح دوبارہ کلمہ پڑھ کر از سر نو مسلمان نہیں بنتے امت محمدیہ سے خارج نہیں کر سکتے حالانکہ ان کے نزدیک یہ سواد اعظم قطعاً مسلمان نہیں کہلا سکتا۔ اگر آپ نے مودودی صاحب کے لٹریچر کا مطالعہ پہلے نہیں کیا تو اب کر لیں خاص کر ان کی تصنیف سیاسی کشمکش کا تیسرا حصہ ملاحظہ فرمائیں۔ یہاں صرف ایک حوالہ بطور نمونہ درج کیا جاتا ہے:۔

"تشریح:۔ اس جماعت میں کوئی شخص محض اس مفروضہ پر شامل نہیں کر لیا جائے گا کہ جب وہ مسلمان گھر میں پیدا ہوا ہے اور اس کا نام مسلمانوں کا سا ہے تو ضرور مسلمان ہو گا اسی طرح کوئی شخص کلمہ طیبہ کے الفاظ کو بے سمجھے بوجھے محض زبان سے ادا کرکے بھی اس جماعت میں نہیں آ سکتا۔ اس دائرے میں آنے کیلئے شرط لازم یہ ہے کہ آدمی کو کلمہ طیبہ کے معنی و مفہوم کا علم ہو۔ وہ جانتا ہو کہ اس کلمہ میں نفی کس چیز کی ہے اور اثبات کس چیز کا، اور اس نفی و اثبات کی شہادت دینے سے اس پر کیا ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں اور یہ شہادت اس کے طرز خیال اور طرز زندگی میں کس قسم کے تغیر کا تقاضا کرتی ہے۔ یہ سب کچھ جاننے اور سمجھنے کے بعد جو شخص اشہد ان لا الہ الا اللہ واشہد ان محمداً رسول اللہ کہنے کی جرأت کرے صرف وہی اس جماعت میں داخل ہو سکتا ہے خواہ وہ نسلاً غیر مسلم ہو اور ابتداءً یہ شہادت ادا کرے یا پیدائشی مسلمان ہو اور اب پورے فہم و شعور کے ساتھ اپنے سابق ایمان کی تجدید کرے"۔

(سیاسی کشمکش حصہ سوم صفحہ ۱۷۸)

بعینہٖ یہی بات ہے جو دوسرے پیرائے میں انوار خلافت کے صفحہ ۹۰ پر کہی گئی ہے جس کا حوالہ آپ نے دیا ہے کہ

"ہمارا یہ فرض ہے کہ ہم غیر احمدیوں کو مسلمان نہ سمجھیں اور ان کے پیچھے نماز نہ پڑھیں کیونکہ ہمارے نزدیک وہ خدا تعالیٰ کے ایک نبی کے منکر ہیں"۔

اسی بات کو مودودی صاحب کے طرز کلام میں یوں کہہ لیجئے کہ چونکہ غیر احمدیوں نے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام یا آپ کے خلفاء کے سامنے از سر نو کلمہ پڑھ کر دوبارہ مسلمان ہونے کا اقرار نہیں کیا وہ ویسے ہی ہیں جیسا کہ مودودی صاحب ان کو سمجھتے ہیں۔ یعنی وہ مسلمان نہیں لیکن ہمارے نزدیک بھی وہ امت محمدیہ سے خارج نہیں ہیں یعنی جب تک نسلی مسلمان اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اور اسکے رسول حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا انکار نہیں کرتے خواہ وہ صرف نسلی طور پر ہی ایسا کریں ان کو امت محمدیہ میں شمار کیا جائے گا اور ان کے سیاسی اور معاشرتی حقوق وہی ہوں گے جو پکے مسلمانوں کے ہیں البتہ دینی معاملات مثلاً نماز وغیرہ کی ادائیگی میں ایسے لوگوں کی اقتداء نہیں کی جائے گی یہی بات ہے جو مولوی ابو العطاء صاحب نے اپنے مکتوب میں واضح کی ہے کہ

"الفرقان کے خاتم النبیین نمبر میں اس سوال کا جواب بھی موجود ہے کہ نبی کے ماننے یا نہ ماننے سے کفر و اسلام کا سوال پیدا ہوتا ہے یا نہیں امتی نبی کا انکار منکر کو ایسے ہی کفر کا مرتکب قرار دے گا جس کے باوجود وہ شریعت کے اتحاد کی وجہ سے دنیوی معاملات میں ملت کا فرد شمار کیا جائے گا اتمام حجت کی صورت میں بارگاہ ایزدی میں وہ بہرحال قابل مواخذہ ہو گا"۔

(شہاب ۲۸ ۱۰/۶۲ ص ۱۵)

آپ کو صرف لفظ "نبی" سے دھوکہ لگتا ہے اگر آپ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کا وہ مفہوم لیں جو احمدی لیتے ہیں تو آپ کی دقت دور ہو جاتی ہے۔ یعنی آپ غیر تشریعی امتی نبی ہیں۔ آپ کو اطاعت کی وجہ سے نبوت اس لئے ملی ہے کہ آپ شریعت محمدیہ کی از سر نو اشاعت کریں۔ ایسی نبوت کا منکر امت محمدیہ سے باہر نہیں ہو جاتا البتہ اسکی حیثیت بقول مودودی صاحب نسلی مسلمان کی قائم رہتی ہے مگر ایک سچا مسلمان جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایمان لاکر از سر نو کلمہ پڑھتا ہے اور نئے سرے سے مسلمان ہوتا ہے اسکے اسلام اور نسلی مسلمان کے اسلام میں زمین آسمان کا فرق ہے۔ مسیح موعود علیہ السلام کا الہامی شعر ہے ؎

چوں دور خسروی آغاز کردند
مسلماں را مسلماں باز کردند

(باقی ص ۴ پر)

ماضی کے خزانے

اکسیر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا ایک پُر معارف مضمون

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے وسط ۱۹۱۳ء میں اخبار "پیغام صلح" (لاہور) کے اجرا پر ایک مختصر مگر بصیرت افروز مضمون سپردِ قلم فرمایا تھا جو اس اخبار کی ۲۲ جولائی ۱۹۱۳ء کی اشاعت میں طبع ہوا۔ جہاں تک میرا علم ہے ہمارے سلسلہ کے لٹریچر میں سے قیمتی اور نایاب مضمون محفوظ نہیں ہوا۔ لہٰذا اسے جماعت کے مسلّمہ آرگن الفضل میں شائع کیا جاتا ہے۔

حضور کا یہ رقم فرمودہ مضمون جس کا عنوان "اکسیر" تھا ایڈیٹر صاحب "پیغام صلح" کے مندرجہ ذیل نوٹ کے ساتھ چھپا تھا۔

"ذیل میں وہ مضمون ہدیہ ناظرین کیا جاتا ہے جو جناب صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب نے کمال مہربانی سے باوجود کم فرصتی کے پیغام صلح کے لئے قلم بند کر کے ارسال فرمایا تھا افسوس کہ کثرت مضامین کی گڑبڑ میں ہم اسے جلدی شائع نہ کر سکے مضمون کسی تعریف کا محتاج نہیں۔ میاں صاحب ممدوح کا نام نامی اس کی خوبی اور اہمیت کی کافی ضمانت ہے۔"

(مرسلہ دوست محمد شاہد)

بہت لوگ اکسیر کے متلاشی ہیں اور ان کا خیال ہے کہ ایک نسخہ ہے کہ جس کے استعمال سے تانبا سونا بن جاتا ہے اور اس کے علاوہ وہ نسخہ جس مریض کو دیا جائے اسے کیسی ہی سخت بیماری ہو وہ اسے جڑھ سے اکھیڑ دیتا ہے۔ اور مریض شفایاب ہو جاتا ہے ہم بھی ان لوگوں کی تائید کرتے ہیں ایسا نسخہ ضرور ہے اور اس کا نام "اسلام" ہے۔ اسلام کیا ہے؟ قرآن کریم کی تعلیم۔ یہ نسخہ بہت گراں نہیں چند آنوں میں یا پیسوں میں مل سکتا ہے اور ہر ایک انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ پھر کچھ بہت لمبا نہیں۔ کئی مجلدات میں نہیں۔ ایک ہی جلد مختصر سی جلد میں پورا ہو جاتا ہے۔ اور عجیب بات یہ ہے کہ اس کے پڑھنے سے ہی قلب سونا بن جاتا ہے اور بیمار روح شفایاب ہو جاتا ہے۔ جتنا اس نسخہ کو غور سے پڑھو بیماری آپ سے آپ دور ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور مریض کے چہرہ پر تندرستی کے آثار ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔

اس نسخہ کے لکھنے والے نے کیا کمال کیا ہے کہ اس نسخہ کا پھر ایک خلاصہ نکالا ہے اور وہ اس نسخہ کے ابتدا میں لکھ دیا ہے۔ تاکہ اسے پڑھ کر پہلے ہی مریض روحانی اصل نسخہ پر غور کرنے کے لئے تیار ہو جائے۔ اس خلاصہ کا نام سورۃ فاتحہ ہے۔ اور یہ مجملاً تمام ان خوبیوں کی جامع ہے جو قرآن شریف میں پائی جاتی ہیں گویا اس کا نچوڑ اور ست ہے۔ جو اصل کے تمام حسنوں اور خوبیوں کو اپنے اندر رکھتا ہے اور تمام مرضوں کا علاج ہے کوئی مرض ہو اس کے استعمال سے دور ہو جاتی ہے۔ اور جو اسے غور سے پڑھتے ہیں خواہ وہ دہریت کے مرض میں مبتلا ہوں خواہ مسیحیت کی درد میں خواہ ہندو ازم کے روگ میں غرض کسی بیماری کے ستائے ہوئے ہوں اس پر غور کریں تو ان کی بیماریوں کے جراثیم کے ہلاک اجزاء اس میں پائے جاتے ہیں۔

یہ سورۃ یوں شروع ہوتی ہے الحمد للہ رب العالمین۔ یہودی ازم کا خاتمہ یہیں ہو جاتا ہے۔ کیونکہ یہودیوں کا عقیدہ ہے کہ نجات صرف بنی اسرائیل کے لئے ہے اور کوئی لاکھ کوشش کرے نجات نہیں پا سکتا۔ اس طرح انہوں نے خدا تعالیٰ کے فضل کو ایک خاص نسل کے ساتھ محدود کر دیا ہے۔ اس سورۃ میں بتایا گیا ہے کہ خدا کو دیکھو وہ رب العالمین ہے۔ اس کی زمین پر سب چل رہے ہیں۔ اس کی ہوا کو سب سونگھ رہے ہیں۔ اس کے پانی کو سب پی رہے ہیں۔ اس کا سورج جیسے کافروں کو روشنی دے رہا ہے۔ اسی طرح مومنوں کو منور کرتا ہے۔ پھر کیونکر ممکن ہے کہ جسمانی ضروریات کے پورا کرنے کے لئے تو اس نے گورے کالے مشرقی مغربی مومن کافر کا فرق کوئی

شرط نہیں رکھی۔ لیکن روحانی ہدایت کے لئے اس نے حضرت یعقوبؑ کی اولاد کے سوا سب کو دھتکار دیا۔ آگے چلیں تو لکھا ہے الرحمٰن۔ خدا بغیر محنت اور کوشش کے خود بخود رحم کرتا ہے اور اپنے بندوں کی حاجات کو پورا کرتا ہے۔ اس میں کفارہ اور تناسخ کا ابطال کر کے مسیحیت اور ہندو ازم کی امراض کا علاج کر دیا ہے۔ کیونکہ اس آیت میں انسان کو متوجہ کیا گیا ہے کہ دنیا میں دیکھ لو کئی ایسی چیزیں ہیں جو تمہیں بغیر کسی محنت اور کوشش کے ملی ہیں۔ جیسے سورج چاند ستارے۔ زمین کیونکہ یہ تو ہماری پیدائش سے پہلے کے ہیں۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ بغیر محنت کے بھی (احسان) کرتا ہے۔ جب بغیر محنت کے احسان ثابت ہو گیا۔ تو کفارہ باطل ہو گیا۔ کیونکہ کفارہ کا عقیدہ تبھی پیدا ہوتا ہے۔ جب یہ مانا جائے کہ خدا تو بغیر محنت کے بخش نہیں سکتا۔ اور توبہ قبول نہیں کر سکتا۔ اسی لئے اس نے اپنے بیٹے کو انسانوں کے گناہ کے بدلے قربان کر دیا۔ لیکن یہ سورج زمین و آسمان و چاند گواہی دے رہے ہیں کہ وہ رحمٰن ہے پھر کفارہ کی کیا حاجت ہے۔ اسی طرح تناسخ کی بیماری کا بھی یہ لفظ علاج ہے۔ کیونکہ تناسخ کا عقیدہ بھی اسی بنا پر ہے کہ خدا بغیر کسی عمل کے کسی پر رحم کیونکر کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ سب کچھ لوگوں کے اعمال کے بدلہ میں ملا ہے لیکن ہم دیکھتے ہیں کہ اگر زمین۔ سورج۔ ہوا پانی نہ ہوتے۔ تو ہم عمل کرنا تو الگ رہا زندہ بھی نہ رہ سکتے۔ پس جبکہ بعض ایسی چیزیں پائی جاتی ہیں کہ جن کے بغیر ہم زندہ بھی نہیں رہ سکتے۔ تو وہ ہمارے اعمال کا نتیجہ نہیں ہو سکتیں۔ کیونکہ اعمال زندگی کے بعد ہیں اور زندگی بغیر ان کے ناممکن ہے پس لفظ رحمٰن نے تناسخ کے جراثیم کو بھی ہلاک کر دیا ہے۔

غرض اسی طرح مسئلہ جبر و قدر۔ خلق روح و مادہ۔ ظلمت و نور۔ دعا۔ قدر جزا سزا اور ان تمام مسائل کے متعلق جس قدر بیماریاں دنیا میں پائی جاتی ہیں۔ ان کے لئے یہ اکسیر ہے۔ مگر قلت گنجائش کی وجہ سے میں تفصیل وار اس پر بحث نہیں کر سکتا

جو چاہے اس نسخہ کو آزما کر دیکھ لے۔ ہر ایک بیماری کے لئے اکسیر ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی نسخہ نہیں جو اس قدر مفید ہونے کے علاوہ سب امراض کا ایک ہی علاج ہو۔

(مرزا محمود احمد)

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۲ء

مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو منعقد ہوگا

احباب جماعت کی آگاہی کیلئے اعلان کیا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶۔ ۲۷۔ ۲۸ دسمبر ۱۹۶۲ء کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہو کر اس مقدس جلسہ کی عظیم الشان برکات سے مستفیض ہوں۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے اور زیادہ سے زیادہ اپنے غیر احمدی دوستوں کو پڑھنے کے لئے دے۔

عطیہ دہندگان برائے تعمیر فضل عمر ہسپتال ربوہ

۶۲/۱۱/۲۳ تا ۶۲/۱۱/۳۰

(از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب)

ذیل میں فضل عمر ہسپتال کی عمارت کے لئے عطایا دہندگان کی فہرست درج کی جاتی ہے۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء یہ فہرست ۶۲/۱۱/۳۰ کے عطایا جات۔ خاکسار حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے احباب کرام کی خدمت میں درخواست کرتا ہے کہ وہ معطی حضرات کے لئے دعا فرما دیں کہ اللہ تعالیٰ ان کو دینی و دنیاوی ترقیات عطا فرما دے۔

احباب کو علم ہے کہ ہسپتال کی عمارت کا ایک حصہ آجکل زیر تعمیر ہے۔ نیز کچھ ضروری سٹاف کے کوارٹرز بھی ہسپتال کے احاطہ میں تعمیر ہونے والے ہیں۔ نیز ہسپتال میں پانی کا انتظام بھی نہیں ہو سکا۔ جس کے لئے رقم کی ضرورت ہے۔ ان تمام چیزوں کے لئے اندازاً چالیس پچاس ہزار روپے کی ضرورت ہے۔ لہذا خاکسار دوستوں کی خدمت میں پھر درخواست کرتا ہے کہ وہ کار خیر کے اس ادارہ کی تعمیرات کے لئے زیادہ سے زیادہ عطایا بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(خاکسار مرزا منور احمد)

۱	شیخ محمد یعقوب صاحب سیالکوٹ شہر	۵ — ۰۰
۲	شیخ دوست محمد صاحب شمس لائل پور	۵ — ۰۰
۳	مسز عبد الرحمٰن صاحب معرفت ڈاکٹر عبد المجید صاحب سرگودہا	۱۰ — ۰۰
۴	احمد الدین صاحب سیکرٹری مال کوٹلی لوہاراں ضلع سیالکوٹ	۵ — ۰۰
۵	چوہدری محمد رفیق صاحب اسلم کراچی	۱۰ — ۰۰
۶	سید ناصر احمد صاحب کراچی	۵ — ۰۰
۷	ذکیہ خاتون صاحبہ 〃	۱۰ — ۰۰
۸	رحمت رحیم صاحب سکھر	۲۰ — ۰۰
۹	شیخ محمد یوسف صاحب سیکرٹری مال لائل پور	۲۳ — ۰۰
۱۰	میجر ایم اے منیر صاحب راولپنڈی	۱۰ — ۰۰
۱۱	چوہدری بی احمد صاحب ماڈرن موٹرز کراچی برائے تعمیر دو فیملی روم	۸۰۰۰ — ۰۰
۱۲	سراج الدین صاحب ٹرنک ساز چنیوٹ	۵ — ۰۰
۱۳	بشیر احمد صاحب چیمہ گوٹھ نبھے خاں	۵۱ — ۰۰
۱۴	عبد الواحد صاحب بذریعہ دفتر پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ	۳۰ — ۰۰
۱۵	بیگم ثریا مسعود صاحب اوکاڑہ	۵۰ — ۰۰
۱۶	شیخ فضل محمد نذیر احمد صاحبان اوکاڑہ	۱۰ — ۰۰

مجلس مذاکرہ علمیہ کراچی کا اجلاس

مجلس مذاکرہ علمیہ جماعت احمدیہ کراچی کا اجلاس احمدیہ ہال میں زیر صدارت مکرم مولوی عبد المجید صاحب سیکرٹری تعلیم جماعت احمدیہ کراچی مورخہ ۱۱ر نومبر ۱۹۶۲ء بروز اتوار ½۶ بجے شام منعقد ہوا۔ مکرم احسان الحق صاحب نے خوش الحانی سے قرآن کریم کی تلاوت فرمائی۔ مکرم فاروق عمر صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نظم "ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے" ترنم سے پڑھی۔ اس کے بعد خاکسار نے جلسہ کی غرض و غایت مختصر الفاظ میں واضح کی۔ بعد ازاں مکرم چوہدری عبد المجید صاحب بی اے ایل ایل بی جنرل سیکرٹری جماعت احمدیہ کراچی نے "اسلامی نظام حکومت" کے موضوع پر تقریر کی۔ آپ نے اپنی تقریر میں سب سے پہلے حکومت کی تعریف کی۔ پھر آپ نے یہ بتایا کہ سورۃ فاتحہ میں حکومت کا بہترین تصور پیش کیا گیا ہے۔ آپ نے چار صفات خداوندی جو کہ اس سورۃ میں بیان ہوئی ہیں کی وضاحت فرمائی اور یہ بتایا کہ اگر کسی حکومت میں یہ چار صفات پائی جائیں تو وہی حکومت سب سے زیادہ کامیاب ہوگی۔ اسی طرح آپ نے نازی ازم کے نظریہ "Survival of the Fittest" پر روشنی ڈالی نیز فاشزم۔ سوشلزم۔ کمیونزم۔ سنڈیکیٹ اور بالشوزم کی ناکامی کے اسباب فرمائے اور قرآنی آیات کی روشنی میں حاکم کی خصوصیات بیان فرمائیں اور اس کے فرائض کی طرف روشنی ڈالی۔ اس کے بعد سوالات ہوئے۔ جن کے فاضل مقرر نے نہایت احسن رنگ میں جوابات دئے۔

لیڈر

(بقیہ صفحہ ۲)

یہ تھا ہمارا جواب مگر کوثر نیازی صاحب اصل بحث سے نگر ہٹانے کے لئے جنازوں وغیرہ کا سوال لے بیٹھتے ہیں۔ چنانچہ اب لکھتے ہیں:۔

"الحمد للہ مولانا مودودی اپنے مسلمان بھائیوں کا جنازہ پڑھنا اپنے لئے باعث سعادت تصور کرتے ہیں یہ فخر کی بات نہیں محض امر واقعہ کے طور پر لکھ رہا ہوں" (شہاب ۶۲/۱۱/۱۲ صفحہ ۳)

اصولی بحث تو یہ تھی کہ مودودی صاحب کے نزدیک محض نسلی مسلمان مسلمان نہیں ہیں اب جو شخص مسلمان نہیں وہ کیا ہوتا ہے؟ سب لوگ اسکو کافر ہی کہیں گے اگر کوثر صاحب واقعی عالم ہوتے تو ان کو علم ہوتا کہ دین میں کفر دون کفر کا بھی ایک مسئلہ ہے۔ جیسا کہ حدیث شریف میں ہے کہ مَن ترک الصلوٰۃ متعمداً فقد کفر مودودی صاحب تارک الصلوٰۃ کو یا اسکو جو کلمہ طیبہ کو اچھی طرح سوچ سمجھ کر از سر نو مسلمان نہیں ہوتا۔ انہی معنوں کے لحاظ سے مسلمان نہیں سمجھتے اور جس کو وہ مسلمان نہیں سمجھتے یقیناً وہ کافر ہی ہو سکتا ہے۔ باقی یہ کہ مودودی صاحب تو ہر کس و ناقص کا جنازہ پڑھ لیتے ہیں تو اسکی وجہ سیاسی منافقت کے سوا اور کچھ نہیں ہے۔ کئی لوگ تو چند ٹکوں کی خاطر ظاہرہ فاسقہ و فاجرہ کا جنازہ بھی پڑھ آتے ہیں۔ ہمیں تو اس میں مودودی صاحب کی ذہنی انقلابی اور شفقت کہیں نظر نہیں آتی۔ کسی نے نوٹ کے لئے جنازہ پڑھ لیا اور کسی نے ووٹ کے لئے پڑھ لیا دونوں میں کیا فرق پڑتا ہے۔

جو شخص مودودی صاحب کے مندرجہ بالا معیار کے مطابق مودودی صاحب کی جماعتِ اسلامی میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کیا مودودی صاحب اس کو امت محمدیہ میں سمجھتے ہیں؟ اگر سمجھتے ہیں تو بعینہٖ اسی طرح جو مسلمان امتی نبی پر ایمان نہیں لاتا وہ امت محمدیہ میں شامل رہتا ہے۔

درخواست دعا

عاجز غریب۔ عیالدار بہت لمبے عرصہ سے بیمار ہے۔ دردیں ہوتی ہیں۔ غشی کے دورے ہوتے ہیں۔ گردے میں بھی درد کی تکلیف رہتی ہے۔ جگر کی خرابی کی وجہ سے جسم پھول گیا ہے۔ بخار بھی ہو جاتا ہے۔ چکر آتے ہیں اور عاجز کی بیوی بھی بیمار ہے۔ صحت بہت کمزور ہوتی جا رہی ہے بچے بھی بخار کی وجہ سے بیمار رہتے ہیں۔ بندہ کی عاجزانہ طور پر خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ ہم غریبوں بیماروں کے واسطے دعا فرما دیں۔ مولا کریم ہماری مشکلیں آسان کر دے۔

خاکسار عبد الرحمٰن مہاجر احمدی ولد امام دین صاحب مرحوم
ڈسکہ خاص وارڈ نمبر ۵ مکان نمبر ۱۱۸
ضلع سیالکوٹ

پیارے امام کی پیاری باتیں

وہ کونسا احمدی ہے جو اپنے پیارے امام کی پیاری باتیں سننے اور پڑھنے کے لئے بے تاب نہیں رہتا۔ آپ کی اس پیاس کو

"الفضل"

بہت حد تک دور کر سکتا ہے کیونکہ اس میں آپ کے پیارے امام کی پیاری باتیں شائع ہوتی رہتی ہیں۔

آج ہی الفضل خریدنے کا بندوبست کیجئے۔

(مینجر الفضل)

ضروری اعلان

بل الفضل نومبر ۱۹۶۲ء ایجنٹ صاحبان کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ ان بلوں کی رقوم ۱۰ر دسمبر ۱۹۶۲ء تک دفتر ہذا میں پہنچ جانی چاہئیں۔

(مینجر الفضل)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نظریات کی مقبولیت

از مکرم عباداللہ صاحب گیانی :-

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمارے زمانہ میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے دنیا کی اصلاح کے لئے مبعوث ہوئے ہیں حضور نے نہایت مدلل طریق پر لوگوں کے بے بنیاد خیالات اور غلط عقائد کی اصلاح فرمائی ہے۔ اور جب لوگ خالی الذہن ہو کر حضور کے فرمودات کی روشنی میں اپنے بے بنیاد خیالات اور غلط عقائد کا جائزہ لیتے ہیں تو انہیں حضور کے نظریات کے سامنے اپنی گردنیں جھکانے پر مجبور ہونا پڑتا ہے ایک عرصہ سے سکھ اصحاب مسلمانوں کو مطعون کرتے چلے آرہے تھے کہ ہندوستان کے مسلمانوں نے اپنے اقتدار کے زمانہ میں اسلام کے نام پر ان کے گورو صاحبان اور دوسرے بزرگان پر بہت ظلم کئے۔ اور انہیں محض اسلام قبول نہ کرنے کے جرم میں وحشیانہ سزائیں دیں ان کے نزدیک سکھ گورو صاحبان نے جتنی بھی قربانیاں دیں ان سب کا اصل مقصد یہی تھا کہ وہ برسر اقتدار مسلمانوں کے جبر کے سامنے جھک کر اپنا مذہب تبدیل کرنے کے لئے تیار نہ تھے۔ جہاں تک سکھ تاریخ کا تعلق ہے ہمیں اس سے انکار نہیں کہ اس میں بعض ایسی مثالیں ملتی ہیں جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ بعض اوقات سکھ بزرگوں اور مسلمانوں کے تعلقات ناخوشگوار صورت اختیار کر جاتے رہے لیکن اس کی وجہ مذہبی اختلاف نہ تھا بلکہ ان کے پیچھے بعض سیاسی محرکات کارفرما تھے یہ حقیقت ہے کہ کسی بھی مسلمان حاکم نے کسی وقت بھی کسی سکھ گورو یا کسی دوسرے سکھ بزرگ کو بزور شمشیر اسلام قبول کرنے پر مجبور نہیں کیا مشہور سکھ مؤرخ گیانی گیان سنگھ جی بیان کرتے ہیں :-

"ہم یہ نہیں کہتے کہ کل مسلمان بادشاہوں نے ہندوؤں پر ظلم کیا بہت سے ایسے بھی ہوئے ہیں جو نیک مزاج اور ہندوؤں کے ساتھ عمدہ عمدہ سلوک کرتے تھے کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو آٹھ سو سال کے اندر ہندوؤں کا نام بھی باقی نہ رہتا۔"

(تواریخ گورو خالصہ اردو صفحہ ۱۱)

ایک اور مقام پر گیانی صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"(مسلمان حکمران) گورو کے سکھوں کو خدا پرست یعنی خدائے واحد کے پرستار خیال کر کے کچھ نہیں کہتے تھے ... سکھوں کو توحید پرست دیکھ کر کافر نہیں مانتے تھے اسی وجہ سے اس قہر کی آگ میں گورو کی سکھی کا باغ ہرا بھرا رہا۔"

(ترجمہ از تواریخ گورو خالصہ گورمکھی صفحہ ۸۵۱)

پس اگر کسی سکھ بزرگ کو کوئی تکلیف پہنچی تو اس کی وجہ سیاسی جھگڑے تھے نہ کہ مذہبی اختلاف۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس سلسلہ میں یہ نہایت واضح الفاظ میں یہ فیصلہ صادر فرمایا ہے کہ :-

"ہم اس بات کو بھی افسوس سے لکھنا چاہتے ہیں جو اسلامی بادشاہوں کے وقت سکھ صاحبوں سے اسلامی حکومتوں نے کچھ نزاعیں کیں یا لڑائیاں ہوئیں گو یہ تمام باتیں درحقیقت دنیوی امور تھے اور نفسانیت کے تقاضے سے ان کی ترقی ہوئی تھی اور دنیا پرستی نے ایسی نزاعوں کو باہم بہت بڑھا دیا تھا مگر دنیا پرستوں پر افسوس کا مقام نہیں ہوتا بلکہ تاریخ بہت سی شہادتیں پیش کرتی ہے کہ ہر ایک مذہب کے لوگوں میں یہ نمونے موجود ہیں کہ راج اور بادشاہت کی حالت میں بھائی کو بھائی نے اور بیٹے نے باپ کو اور باپ نے بیٹے کو قتل کر دیا ایسے لوگوں کو مذہب اور دیانت اور آخرت کی پرواہ نہیں ہوتی اور وہ لوگ دنیا میں بہت ہی تھوڑے گذرے ہیں جو حکومتوں اور طاقتوں کے وقت میں اپنے غریب شریکوں یا پڑوسیوں پر ظلم نہیں کرتے ... ہر ایک فریق کے نیکدل اور شریف آدمی کو چاہیئے کہ خود غرض بادشاہوں اور راجوں کے قصوں کو درمیان میں لا کر خواہ نخواہ ان کے بیجا کینوں سے جو محض نفسانی اغراض پر مبنی ہے آپ حصہ نہ لے وہ ایک قوم تھی جو گذر گئی ان کے اعمال ان کے لئے اور ہمارے اعمال ہمارے لئے ہیں چاہیئے کہ اپنی کھیتی میں ان کے کانٹوں کو نہ بوئیں اور اپنے دلوں کو محض اس وجہ سے خراب نہ کریں کہ ہم میں سے پہلے بعض ہماری قوم میں ایسا کر چکے ہیں۔"

(ست بچن صفحہ ۱۱۷)

حضور کا یہ فیصلہ نہایت واضح ہے حقیقت یہی ہے کہ قوموں کی ترقی اسی بات پر مبنی ہے کہ پرانی قبریں کھود کھود کر تعفن پھیلانے کی کوشش نہ کی جائے اگر کسی قوم کے کسی فرد نے کوئی زیادتی بھی کی ہے تو اس کی برائی کو اس کی ذات تک ہی محدود کیا جائے کیونکہ ایسی برائی کی مثالیں دنیا کی ہر قوم میں مل جاتی ہیں اگر ہندو قوم کو سری رام چند ایسے مریادہ پرشوتم اور سری کرشن ایسے یوگ راج پر فخر ہے تو راون کنس اور دریودھن وغیرہ بھی تو ہندو قوم کے ہی نونہال تھے اگر سکھوں کو اس بات پر ناز ہے کہ ان میں گورو ارجن جی اور گورو گوبند سنگھ جی ایسے لوگ گذرے ہیں تو پرتھی چند دھیر مل اور رام رائے وغیرہ بھی تو سکھ گورو صاحبان کے خاندانوں سے ہی تعلق رکھتے تھے الغرض ہر قوم میں اچھے اور برے لوگ گذرے ہیں کسی ایک کی برائی کی بناء پر تمام قوم کو مطعون کرنا سراسر ظلم ہوگا۔

ہمیں خوشی ہے کہ اب سکھوں میں بھی ایسے انصاف پسند لوگ پیدا ہو رہے ہیں جو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مندرجہ بالا ارشاد کی برملا تائید کر رہے ہیں چنانچہ پچھلے دنوں ہندوستان کے ایک مشہور معروف سکھ رسالہ "خالصہ پارلیمنٹ گزٹ" نے لکھا ہے کہ :-

"ناواقف اور ان پڑھے لکھے سکھ اب تک جوش میں آکر مسلمانوں کو "جابر" اور ایسی قسم کے نازیبا الفاظ سے یاد کرتے ہیں مسلمانوں کے خلاف ہمیشہ بے سمجھ پرچارک نفرت بھرا پرچار کرتے ہیں کئی قسم کی سچی اور جھوٹی کہانیاں سنا کر جلتی پر تیل ڈالنے کا کام کرتے ہیں ضرورت ہے کہ اس نفرت کو دور کیا جائے اگر بالفرض چند منٹ کیلئے یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ گورو ارجن اور گورو تیغ بہادر کو ظالم مغل بادشاہوں نے شہید کیا تھا تو اس کے یہ معنے نہیں ہو سکتے کہ تمام مسلمان ظالم ہیں ... یہ کتنی بے انصافی ہے کہ یونہی جھوٹی باتوں کو سن کر ہم صدیوں سے ایک دوسرے کے دشمن بنے ہوئے ہیں۔"

(ترجمہ از خالصہ پارلیمنٹ گزٹ ستمبر ۱۹۶۲ء)

رسالہ خالصہ پارلیمنٹ گزٹ کے مندرجہ بالا اقتباس میں حضور کے فرمان کی تائید ہی کی گئی ہے ہم اس کے فاضل ایڈیٹر کے شکر گذار ہیں کہ اس نے حق بات کی تائید کرنے میں کوئی ہچکچاہٹ نہیں کی۔ ہم یہ بیان کر چکے ہیں کہ سکھوں کا ایک خاص طبقہ اس خیال کا پرچار کرتا چلا آرہا ہے کہ سکھ گوروؤں اور دوسرے سکھ بزرگوں کی مسلمانوں سے جس قدر بھی نزاعیں ہوئیں ان کا اصل باعث مذہبی اختلاف تھا مسلمان حکمران انہیں بزور شمشیر اسلام قبول کروانے میں کوشاں تھے اور وہ اپنا مذہب تبدیل کرنے کے لئے تیار نہ تھے حضور نے اس بارہ میں یہ فیصلہ دیا کہ ان نزاعوں کا اصل سبب مذہبی نہیں بلکہ سیاسی اختلاف تھا

آج سکھوں میں ایسے ودوان موجود ہیں جو حضور کے اس ارشاد کو بھی تسلیم کر رہے ہیں چنانچہ ایک سکھ ودوان سردار بجیت سنگھ جی بی ایم اے چیئرمین پنجابی سوسائٹی (رجسٹرڈ) چنڈی گڑھ لکھتے ہیں کہ :-

"اکثر مؤرخ یہ دھوکہ کھا گئے ہیں کہ اور انہوں نے بہت سے لوگوں کو اسی دھوکہ میں رکھا ہے اور جس کی وجہ سے ہمیں اب تک نقصان اٹھانا پڑا ہے کہ گورو گوبند سنگھ جی اور دوسرے سکھ گوروؤں نے اسلام کے خلاف یعنی مسلمانوں کے مذہب کو قبول نہ کرنے کی وجہ سے قربانیاں دی ہیں یہ بات بالکل غلط ہے ..... دراصل سکھ دھرم کے راہبروں نے اسلام کے خلاف لڑتے ہوئے قربانیاں نہیں دیں بلکہ اس زمانہ کی ... حکومت کے مقابلہ میں جانیں قربان کی تھیں ..... اسلام کو قبول نہ کرنے کے بدلہ میں ان کا جانیں قربان کرنا یا اس قسم کی بات سوچنا ہماری قومیت کے جذبہ کے خلاف ہے آج ہمیں ایک آزاد شہری ہونے کے ناطہ سے اور خاص کر جمہوریت کے باشندے ہونے کے رشتہ سے ایسا خیال کرنا کسی طرح بھی مناسب نہیں آج ان تنگ نظریوں سے بالا اٹھ کر سوچنے کی ضرورت ہے"

(ترجمہ از سنگل جماعتی صفحہ ۹۱ و ۹۲)

اکثر سکھ گورو ارجن کی موت جہانگیر کے ذمہ لگاتے ہیں اور بیان کرتے ہیں کہ اس نے اپنے مذہبی تعصب کی بناء پر گورو صاحب کو مروا دیا تھا گورو صاحب نے جان دے دی تھی مگر اسلام قبول نہیں کیا تھا ایک سکھ ودوان سردار کپور سنگھ جی (سابق آئی سی ایس) ممبر ہند پارلیمنٹ نے بالتفصیل بیان کیا ہے کہ گورو ارجن جی پر جو بھی تکالیف آئیں ان کا سبب جہانگیر کا مذہبی تعصب نہ تھا بلکہ محض سیاسی تنازعہ تھا گورو صاحب موصوف جہانگیر کی حکومت کے مخالف تھے اور اسی بناء پر خسرو اپنی بغاوت کے دوران ان سے امداد طلب کرنے کیلئے آیا تھا اور گورو جی نے اس کی امداد کی تھی (ملاحظہ ہو رسالہ پنجم دریا جنوری ۱۹۶۵ء)

ایک سکھ ودوان نے اس سلسلہ میں بیان کیا ہے کہ :-

"پنجم کے ایک ودوان کی طرف سے ایک مضمون رسالہ پنج دریا کے جنوری اور فروری کے پرچہ میں شائع ہوا ہے اس مضمون میں سردار صاحب نے یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے کہ گورو ارجن جی کی موت کا سبب ان کے سیاسی نظریات ہیں۔" (ترجمہ از آشا جالندھر ۱۵ جون ۱۹۶۲ء)

ایک ہندو ودوان مہاشہ سنت رام اشفتہ نے لکھا ہے کہ :-

"اس امر سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ سکھ گوروؤں کے دلوں میں اپنی طاقت بڑھانے اور اپنے جتھہ کو مضبوط کرنے کا خیال پہلے سے پیدا ہو چکا تھا اور انہوں نے اس پر عمل کرنا شروع کر دیا تھا لیکن ان کی تکلیف اور مصیبت کا آغاز گورو ارجن دیو سے شروع ہوا جنہوں نے جہانگیر کے باغی لڑکے خسرو کی امداد کی۔"

(ہندو جاتی اور سکھ گورو صفحہ ۳)

ایک اور مقام پر مہاشہ صاحب موصوف تحریر فرماتے ہیں کہ :-

"اگر سکھوں کے گورو مسلمان حاکموں سے چھیڑ چھاڑ نہ کرتے بادشاہی باغیوں کو مدد نہ دیتے تو ان پر کسی قسم کی سختی کا نازل ہونا ایک ناممکن بات تھی۔"

(ہندو جاتی اور سکھ گورو صفحہ ۵)

الغرض خدا تعالیٰ کے مقدس مسیح نے اس بارہ میں جو فیصلہ صادر فرمایا ہے وہی درست اور صحیح ہے اور اس کی صحت کو آج ہندو اور سکھ محققین بھی تسلیم کر رہے ہیں۔

فہرست السابقون الاولون سال ۲۹/۱۹

—: قسط نمبر ۷ :—

ذیل میں تحریک جدید کا سو فیصدی چندہ ادا کرنے والے مجاہدین کی ساتویں قسط پیش کی جا رہی ہے قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے!

روپے

۲۹۲ مکرمہ حلیمہ بیگم صاحبہ اہلیہ محمد حسن صاحب ربوہ ..—۱۰
۲۹۳ ″ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری نبی احمد صاحب ۱۹—۶
۲۹۴ مکرم رفیع الزمان صاحب رام سوامی کراچی ..—۴۲
۲۹۵ ″ مسعود احمد صاحب ″ ″ ..—۵
۲۹۶ ″ چوہدری عبد الغنی صاحب ″ ″ ..—۷۵
۲۹۷ ″ سید اعجاز احمد صاحب معہ والدین ″ ۲۵—۱۲
۲۹۸ ″ محمد ظفر اللہ صاحب بٹ ″ ..—۲۹
۲۹۹ ″ عبد الکریم صاحب عباسی ″ ۵۰—۱۲
۳۰۰ ″ ملک محمد ابراہیم صاحب ″ ..—۱۰
۳۰۱ ″ علی محمد انور صاحب ″ ..—۲۹
۳۰۲ ″ محمد رفیق احمد صاحب ″ ..—۲۰
۳۰۳ ″ لفٹننٹ عبد المومن صاحب ″ ..—۹۹
۳۰۴ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ″ ..—۱۶
۳۰۵ مکرم قریشی محمد مسعود احمد صاحب ″ ..—۸۶
۳۰۶ مکرم چوہدری صغیر احمد صاحب چیمہ معہ اہل و عیال } ..—۴۰
۳۰۷ مکرم مرزا محمد اسلم صاحب ″ ..—۲۵
۳۰۸ ″ مولوی عبد الباسط صاحب معہ اہلیہ صاحبہ } ..—۱۴
۳۰۹ مکرم منور احمد صاحب حلقہ صدر کراچی ..—۴۰
۳۱۰ ″ سید ارتضیٰ علی صاحب ″ ..—۱۰۰
۳۱۱ ″ مولوی عبد المجید صاحب ″ ..—۳۷۰
۳۱۲ ″ شیخ نور الٰہی صاحب ″ ..—۸
۳۱۳ ″ محمود احمد صاحب ″ ..—۶
۳۱۴ ″ قریشی علی محمد صاحب ″ ۲۵—۸
۳۱۵ ″ شیخ محمد الیاس صاحب ″ ..—۵
۳۱۶ ″ چوہدری عبد الحی صاحب ″ ..—۷۵
۳۱۷ ″ شیخ رحمت اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ ″ ..—۲۲۶۵
۳۱۸ مکرمہ نصرت محمد زاہدہ صاحبہ لاہور ..—۱۰
۳۱۹ مکرم شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ ″ ..—۱۸۰
۳۲۰ ملک محمد اعظم صاحب پرائمری سکول ربوہ ..—۵
۳۲۱ ″ فیض محمد خان صاحب ٹوپی ضلع مردان ..—۶
۳۲۲ ″ صدبر خان صاحب ″ ″ ۳۱—۶
۳۲۳ ″ ملک محمد افضل صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا } ۵۰—۹
۳۲۴ مکرمہ مسعودہ بانو صاحبہ ″ ..—۵
۳۲۵ مکرم محمد خلیل الرحمٰن صاحب ″ ۴۴—۶
۳۲۶ ″ چوہدری نذر محمد صاحب نذیر پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ دہڑی } ..—۵۰
۳۲۷ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ″ ..—۵
۳۲۸ بچگان ″ ″ ..—۵
۳۲۹ مکرم محمود عالم صاحب ″ ..—۷۱
۳۳۰ مکرمہ اہلیہ صاحبہ ″ ″ ۸۵—۸
۳۳۱ ″ والدہ صاحبہ ″ ″ ۳۵—۹

۳۳۲ مکرم عبد الکریم صاحب کنجاہ ضلع گجرات ..—۲۸
۳۳۳ مکرمہ والدہ صاحبہ ″ ″ ..—۱۶
۳۳۴ ″ اہلیہ صاحبہ ″ ..—۱۶
۳۳۵ مکرم ماسٹر شریف احمد صاحب رام پور ضلع لاہور ..—۱۱
۳۳۶ ″ بابو عبد الغنی صاحب ″ ″ ..—۵
۳۳۷ ″ میاں غلام محمد صاحب کوٹ رحمت خاں شیخوپورہ } ..—۵
۳۳۸ مکرم چوہدری فضل احمد صاحب چک ۱/۲ جنوبی سرگودھا ۲۵—۵
۳۳۹ مکرم حکیم فیروز الدین صاحب گلارچی ضلع حیدر آباد } ..—۱۵
۳۴۰ مکرمہ رابعہ صاحبہ زوجہ روشن الدین صاحب گاکھڑ ا ضلع گجرات } ۳۷—۵
۳۴۱ مکرم شیخ عبد الحق صاحب لالہ موسیٰ ..—۱۳
۳۴۲ ″ ناصر احمد صاحب بال ″ ″ ۳۷—۵
۳۴۳ ″ مرزا منصور احمد صاحب ″ ..—۱۰
۳۴۴ ″ ڈاکٹر عنایت علی صاحب اوکاڑہ ضلع منٹگمری ..—۲۴۹
۳۴۵ ″ چوہدری شریف احمد صاحب ″ ..—۱۸
۳۴۶ ″ عبد العزیز صاحب ″ ″ ..—۳۰
۳۴۷ ″ شیخ فضل محمد صاحب ″ ″ ..—۱۸
۳۴۸ ″ چوہدری مسعود احمد صاحب باجوہ ″ ..—۶۵
۳۴۹ ″ شیخ ناصر احمد صاحب ابن شیخ قادر بخش صاحب } ..—۵
۳۵۰ مکرم شیخ ناصر احمد صاحب ابن شیخ فضل احمد صاحب } ..—۱۰
۳۵۱ مکرم سید نور الحق صاحب چک جمال ضلع جہلم } ..—۹۵
۳۵۲ مکرم صوفی محمد اسمٰعیل صاحب ۲۷۷ ر ب ضلع لائل پور } ۴۶—۸
۳۵۳ مکرم فضل محمد صاحب ۲۷۷ ر ب ضلع لائل پور } ۳۰—۵
۳۵۴ مکرم غلام احمد صاحب جماعت احمدیہ کراچی ..—۱۶۵
۳۵۵ ″ حمید اللہ صاحب کوئٹہ ″ ۷۵—۲۲
۳۵۶ مکرم شیخ عظیم الرحمٰن صاحب محلہ دار الصدر شرقی ربوہ } ۲۵—۱۰
۳۵۷ مکرمہ اہلیہ صاحبہ مکرم شیخ عظیم الرحمٰن صاحب محلہ دار الصدر شرقی ربوہ ۲۵—۱۰
۳۵۸ مکرمہ سراج بی بی صاحبہ کلرک دفتر لجنہ اماء اللہ ربوہ } ..—۳۲
۳۵۹ مکرمہ برکت بی بی صاحبہ بیوہ خیر الدین صاحب ربوہ } ۲۵—۵
۳۶۰ مکرم مستری محمد حسین صاحب محمد نگر لاہور } ..—۷

(باقی)

ایک اہم تقریر

مجلس عربی تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۲۷/۱۱/۶۲ بوقت ڈیڑھ بجے بعد دوپہر کیمسٹری تھیٹر میں ایک اجلاس منعقد ہوا جس میں محترم مولانا ابو العطاء صاحب جالندھری سابق پرنسپل جامعہ احمدیہ و مبلغ بلاد عربیہ نے عربی زبان میں "اسالیب الانبیاء فی القرآن" کے موضوع پر ایک نہایت دلچسپ اور فاضلانہ تقریر کی۔ صدارت کے فرائض مجلس عربی کے صدر عطاء الرحیم حامد (بی اے ذہانتس) نے سرانجام دیئے یہ امر قابل ذکر ہے کہ اس اجلاس کی تمام کارروائی عربی زبان میں ہوئی۔ کارروائی کا آغاز تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو عطاء المجیب راشد نے کی۔

محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے سلیس اور شستہ عربی میں بیان فرمایا کہ ہر نبی اپنی قوم کی زبان میں ہی اپنا پیغام قوم تک پہنچاتا ہے اور نہایت حکیمانہ انداز سے ان سے مخاطب ہوتا ہے چنانچہ قرآن مجید میں انبیاء کے خطبات اور مقالات کا مطالعہ کرنے سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ ہر نبی اپنے وقت کا بہترین خطیب ہوتا ہے اس کی زبان سے نکلا ہوا ہر لفظ فصاحت و بلاغت کے اعتبار سے بے نظیر ہوتا ہے لوگ کبھی اس کے کلام کو سحر قرار دیتے ہیں اور کبھی شعر۔ آپ نے ابو الانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے کلام سے تین مثالیں پیش کیں جن سے انبیاء کے اسلوب بیان کا کچھ اندازہ ہوتا ہے۔

آخر میں سوالات کا موقع دیا گیا حاضرین نے عربی میں سوالات کئے اور فاضل مقرر نے جوابات دیئے اس کے بعد صدر مجلس نے محترم مولانا صاحب کا شکریہ ادا کیا اور مجلس برخاست ہوئی۔

(عبد المنان بھٹی سیکرٹری مجلس عربی)

قرارداد تعزیت

مورخہ ۲۶ نومبر ۶۲ء نصرت گرلز مڈل سکول کا ہنگامی اجلاس منعقد ہوا جس میں استانی حمیدہ بیگم صاحبہ معلمہ نصرت گرلز مڈل سکول کی اچانک وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کیا گیا، اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے آمین۔

مرحومہ نہایت ملنسار خلیق اور فرض شناس تھیں ادارہ ان کے بچوں اور دیگر لواحقین کی خدمت میں دلی ہمدردی اور رنج و غم کا اظہار کرتا ہے خدا تعالیٰ ان کے بچوں کا حافظ و ناصر ہو آمین

(سٹاف نصرت گرلز مڈل سکول ربوہ)

نمایاں کامیابی

عزیزہ امۃ الرشید بیگم متعلمہ جماعت ہفتم بنت مکرم جناب فضل حق خان صاحب پیر الٰہی بخش کالونی کراچی اللہ تعالیٰ کے فضل سے فضل عمر سکالرشپ کے امتحان میں اول آ کر ایک سال کے لئے ماہوار وظیفہ پانے کی حقدار قرار دی گئی ہے عزیزہ موصوفہ نے اس خوشی میں کسی مستحق کے نام الفضل کا خطبہ نمبر جاری کیا ہے احباب جماعت کی خدمت میں عزیزہ موصوفہ کے لئے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ یہ نمایاں کامیابی عزیزہ کے لئے آئندہ دینی و دنیوی کامیابیوں اور ترقیات کا پیش خیمہ بنائے۔

(خاکسار صاحبزادہ محمد طیب لطیف ربوہ)

درخواست دعا

خاکسار کے خسر مکرم قریشی عبد الرحمٰن صاحب آف گلاس فیکٹری قادیان کراچی میں شدید بیمار ہیں ڈاکٹروں کی تشخیص ہے کہ پیٹ میں سرطان ہے حالات مایوس کن ہیں لیکن شافی مطلق کو سب قدرت ہے وہ چاہے تو شفا عطا کر سکتا ہے جملہ احباب جماعت کی خدمت میں درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے آپ کو شفائے کامل عطا فرمائے،

(شیخ محمد خان دار النصر ربوہ)

سلسلہ احمدیہ کا لٹریچر
ہماری دکان سے خرید فرمائیے
ملک جی برادرز۔ گول بازار۔ ربوہ

پاکستان اور بیرونی ممالک کی اہم خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۴ر دسمبر۔ دفتر خارجہ نے بھارتی حکومت کو کل ایک مراسلہ بھیجا ہے جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ مسئلہ کشمیر پر وزارتی سطح کی بات چیت کے لئے ایک ہفتہ کے اندر اندر تاریخ اور مقام کا تعین کیا جائے پاکستان کے مراسلہ میں کہا گیا ہے کہ اگر بھارت نے جلد کوئی تاریخ مقرر نہ کی تو پاکستان صدر ایوب اور مسٹر نہرو کے مشترکہ اعلان کو منسوخ اور کالعدم قرار دے دیگا۔ اس مراسلے کا مسودہ صدارتی کابینہ کے اجلاس میں منظور کیا گیا تھا۔

آج یہاں دفتر خارجہ کے ایک ترجمان نے اخباری نمائندوں کو بتایا کہ وزارتی سطح کی مجوزہ بات چیت کے متعلق اب بھارتی جواب کا انتظار ہے۔ انہوں نے کہا "جہاں تک پاکستان کا تعلق ہے ہم جلد سے جلد بات چیت شروع کرنا چاہتے ہیں"۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ایورل ہیریمین اور برطانیہ کے امور دولت مشترکہ کے وزیر مسٹر ڈنکن سینڈز نے بھارتی وزیر اعظم اور صدر ایوب کی ملاقات پر زور دیا تھا۔ لیکن پاکستان نے اس وقت چوٹی کی کانفرنس منعقد کرنے کی مخالفت کی۔ جب تک ایسی کانفرنس کے لئے کوئی ٹھوس بنیاد سامنے نہ آجائے چنانچہ پاکستان کی تجویز پر ہی پہلے وزارتی سطح کی بات چیت طے ہوئی۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ وزیر خارجہ مسٹر محمد علی بوگرہ نے وزارتی سطح کی بات چیت میں پاکستانی وفد کی قیادت نہیں کریں گے اس سلسلہ میں وزارتی قدرتی وسائل مسٹر بھٹو کا نام لیا جا رہا ہے

دریں اثناء آج صدر ایوب نے قومی اسمبلی میں اپوزیشن کے آٹھ لیڈروں کے ساتھ ایوان صدر میں ایک گھنٹہ تک ملاقات کی اور مشترکہ اعلان کے پس منظر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ ان ممبروں کے نام یہ ہیں:۔

سردار بہادر خاں، چوہدری فضل الٰہی، مسٹر اختر الدین، میجر افسر الدین، چوہدری محمد حسین چٹھہ، پرنسپل ابراہیم، میاں عبدالباری اور مسٹر قمر الاحسن۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ایوب نے ان ممبروں کو بتایا کہ کشمیر کے متعلق پاکستان کے موقف میں کوئی تبدیلی نہیں ہوئی اور نہ مشترکہ اعلان پر دستخط کر کے پاکستان نے کسی کا دباؤ قبول کیا ہے ہم ہمیشہ مسئلہ کشمیر پر بات چیت کے لئے زور دیتے رہے ہیں اور اب جبکہ یہ تجویز دوسری طرف سے پیش کی گئی ہے اسے منظور کرنے میں کیا حرج ہے صدر ایوب نے ممبروں کو یہ بھی بتایا کہ اگر وزارتی بات چیت کا ٹھوس نتیجہ نہ نکلا تو وہ مسٹر نہرو سے ملاقات نہیں کریں گے۔ معلوم ہوا ہے کہ اپوزیشن کے نمائندوں نے صدر ایوب کو مشورہ دیا کہ وہ اس ردعمل کو پیش نظر رکھیں جس کا اظہار قومی اسمبلی اور عوام کی طرف سے کیا جا رہا ہے۔

—— تہران ۴ر دسمبر۔ وزیر اعظم مسٹر اسد العالم نے بتایا کہ روس نے ایران کے ترقیاتی منصوبوں پر عمل درآمد کے لئے امداد کی جو پیشکش کی ہے۔ وہ زیر غور ہے۔ ایران روسی تعاون کی ہر پیشکش کا خیر مقدم کرے گا۔

—— کراچی ۴ر دسمبر۔ امید ہے کہ صدارتی کابینہ کمیٹی لائیسنسنگ کمیٹی کی رپورٹ پر ماہ رواں کے آخر میں غور کرے گی۔ رپورٹ کی جانچ پڑتال کرنے کے لئے وزارت تجارت کے افسروں پر مشتمل جو کمیٹی قائم کی گئی تھی۔ وہ دونوں مرکزی حکومتوں اور صنعت و خزانہ کی وزارتوں کے ساتھ صلاح و مشورہ کے بعد اپنی سفارشات اسی ماہ مکمل کرے گی۔

—— ماسکو ۴ر دسمبر۔ روسی خبر رساں ایجنسی طاس نے اطلاع دی ہے کہ لینن گراڈ ٹیکسٹائل انسٹی ٹیوٹ کے سائنسدانوں نے ایسا کپڑا ایجاد کیا ہے جس پر آگ اثر نہیں کرتی۔ علاوہ ازیں اگر اس کپڑے کو آگ میں ڈال دیا جائے تو آگ بجھ جاتی ہے۔

—— لاہور ۴ر دسمبر۔ بین الاقوامی نمائش کتب میں روسی کتابوں کے سٹال کو ڈائس پر ممتاز جگہ دی گئی ہے۔ اس سٹال پر کتابوں کی تعداد نسبتاً زیادہ ہے۔ آج سینکڑوں شہری آئے جن میں طالبات اور خواتین کی بھی معقول تعداد تھی۔ کتابوں کی یہ نمائش دیکھی۔ جاپان کا سٹال حسن ذوق اور نفاست کے لحاظ سے جرمنی کا سٹال سادگی وقار اور متانت کے اعتبار سے نمایاں تھا۔ چین اور چیکوسلواکیہ کے سٹال کو بھی بڑی رعنائی سے سجایا گیا۔

لندن ۴ر دسمبر۔ لندن میں پاکستان کے ہائی کمشنر لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف نے کل برطانیہ کا شکریہ ادا کیا کہ اس نے بھارت اور پاکستان کے درمیان بات چیت کا انتظام کرایا ہے لیفٹیننٹ جنرل محمد یوسف نے "ٹائمز" کو ایک مراسلے میں لکھا کہ مسئلہ کشمیر ہمارے لئے مصیبت کا باعث بنا ہوا ہے آپ نے کہا کہ بھارت کے ساتھ تنازعات کے تصفیہ سے دنیا کے اس حصہ میں امن قائم ہو جائے گا

—— مدراس ۴ر دسمبر۔ بھارت کے صدر رادھا کرشنن کے لڑکے ڈاکٹر گوپال کو جو وزارت خارجہ میں اعلیٰ افسر ہے۔ ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ اس پر انڈونیشیا میں بھارتی سفارت خانے کے ایک افسر نے ہوائی جہاز میں حملہ کر دیا ہے ڈاکٹر گوپال اور چین اور بھارت کی آویزش کے سلسلہ میں بھارتی پوزیشن کی وضاحت کے لئے انڈونیشیا گئے تھے۔

—— راولپنڈی ۴ر دسمبر علی گڑھ اولڈ بوائز ایسوسی ایشن ملتان کے ایک وفد نے گزشتہ روز وزیر اطلاعات و تعلیم مسٹر فضل القادر سے ملاقات کی اور ان سے درخواست کی کہ حکومت ملتان میں سرسید احمد خان یونیورسٹی کے قیام میں مدد دے۔ وفد نے تجویز پیش کی کہ پرانے ایمرسن کالج اور نئے کالج کو ملا کر یونیورسٹی میں تبدیل کر دیا جائے۔ وزیر تعلیم نے یقین دلایا کہ حکومت اس سکیم پر غور کرے گی۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔ (مینیجر)

ضروری تصحیح

مورخہ ۲۸ر نومبر ۶۲ء کے الفضل میں ص۸ پر دواخانہ خدمت خلق کے اشتہار میں دوائی کا نام کتابت کی غلطی سے حب الکثرا چھپ گیا ہے۔ دراصل اس کا نام "ہمدرد نسواں (حبوب الکثرا)" ہے۔

احباب نوٹ فرما لیں۔

(مینیجر)

تلاشِ گمشدہ

مورخہ ۳۰ر نومبر بروز جمعہ مسجد مبارک میں خاکسار کے سیاہ رنگ کے بوٹ کسی دوست کے ساتھ تبدیل ہو گئے ہیں۔ براہ کرم وہ دوست مجھے آئندہ جمعہ کے بعد مسجد مبارک کے شمالی حصہ میں مل لیں۔

خاکسار مصری عطا محمد جامعہ مصری

بر مکان پروفیسر بشارت الرحمٰن ایم اے دارالرحمت غربی ربوہ

نور آملہ

سر اور بالوں کے لیے مقوی سفوف جس سے سر دھونے سے بال گرنے بند ہو جاتے ہیں۔ بال لمبے اور نرم ہوتے ہیں سکری بالکل دور ہو جاتی ہے۔ قیمت ڈیڑھ روپیہ

نور کاجل

آنکھوں کو خوبصورت اور چمکدار بناتا ہے۔ آنکھوں کی متعدد بیماریوں کا بہترین علاج ہے۔

بچوں عورتوں اور مردوں کی آنکھوں کے لئے مفید ترین سرمہ ہے

قیمت سوا روپیہ و دس آنہ

نور اُبٹنہ

حسن کا نکھار اور دلہن کا سنگھار چہرہ کے کیل چھائیوں بدنما داغوں مہاسوں اور مہین بالوں کو دور کرنے کے لئے مفید ہے قیمت ڈیڑھ روپیہ

اکسیر معدہ

پیٹ درد اور بدہضمی دور کرتا ہے۔ بھوک لگاتا اور ہضم کی اصلاح کرتا ہے

فی شیشی دس آنہ

شفا پائیوریا

مسوڑھوں کے درد، ورم اور پیپ کو دور کرتا۔ دانتوں کو مضبوط اور صاف کرتا ہے

فی شیشی بارہ آنہ

خورشید یونانی دواخانہ گول بازار۔ ربوہ

زلہ۔ کھانسی دمہ۔ بچوں اور بڑوں کے لئے عجیب دوائی شربت خانہ ساز استعمال کریں۔

اولاد نرینہ کے خواہشمند

دوائی فضل الٰہی

استعمال کریں

ملیریا بخار کیلئے شافی علاج شبا کن کا استعمال کریں

دواخانہ خدمت خلق ربوہ

نئے پھول

گلستان زندگی کی شاخوں پر کھلنے والے نو شگفتہ پھولوں۔ ماں باپ کی آنکھ کے تاروں کی تصاویر اور حالات پر مشتمل رنگا رنگ کتابچہ

جلسہ سالانہ

کے ایام میں ہمارے سٹال سے مفت مل سکے گا

حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ

قبر کے عذاب سے بچو

کارڈ آنے پر

مفت

عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

"رائے شماری کے سوا کسی مسئلہ کشمیر کا کوئی اور حل قبول نہیں کیا جائے گا"

قومی اسمبلی میں حزب مخالف کے ارکان کا اعلان ۔ خارجہ پالیسی پر عام بحث ختم ہو گئی

راولپنڈی ۵ دسمبر قومی اسمبلی میں کل خارجہ پالیسی پر بحث کے دوران حزب اختلاف نے اعلان کیا کہ مسئلہ کشمیر کا استصواب کے سوا کوئی اور حل قبول نہیں کیا جا سکتا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے وزیر خارجہ کی نیابت کرتے ہوئے اپنی افتتاحی تقریر میں کہا کہ ایوب نہرو مشترکہ اعلان سے تنازعہ کشمیر پر تکلیف دہ تعطل ختم ہو گیا ہے۔ آپ نے کہا اس مسئلہ کو حل کرنے کی نئے سرے سے کوشش کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ انہوں نے اس تجویز کی مخالفت کی کہ مجوزہ مذاکرات میں کشمیریوں کو بھی شریک کیا جائے۔

مسٹر بھٹو جس وقت افتتاحی تقریر کرنے کے لئے اٹھے تو چند ایک کے سوا حزب اختلاف کے تمام ارکان اٹھ کر ایوان سے باہر چلے گئے ان تمام ارکان نے کہا ہے کہ جس وقت ہم ایوان میں تقاریر کرتے ہیں تو مسٹر بھٹو اس وقت کبھی بھی موجود نہیں ہوتے۔ مسٹر بھٹو نے حزب اختلاف کے منفی طرز عمل کی مذمت کی۔

مرکزی وزیر صنعت مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے قومی اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے یقین دلایا کہ صدر ایوب اور پنڈت نہرو کے مشترکہ اعلان سے مسئلہ کشمیر پر تکلیف دہ تعطل ٹوٹ گیا ہے۔ آپ نے قومی اسمبلی میں خارجہ پالیسی پر پارہ روزہ بحث ختم کرتے ہوئے کہا کہ مشترکہ اعلان اس حقیقت کی غمازی کرتا ہے کہ پنڈت نہرو نے یہ تسلیم کر لیا ہے کہ مسئلہ کشمیر ختم نہیں ہو چکا بلکہ اپنی جگہ پر قائم ہے۔ مسٹر بھٹو نے کشمیر کے مسئلہ کو اہم ترین مسئلہ قرار دیتے ہوئے کہا اس سے دو عظیم ملکوں کے جذبات اور وقار وابستہ ہے۔ مسٹر بھٹو جونہی اختتامی تقریر کرنے کے لئے اٹھے اسلامی جمہوری محاذ کے سوا حزب اختلاف کے دوسرے تمام ارکان بطور احتجاج یکے بعد دیگرے ایوان سے باہر چلے گئے جس وقت مسٹر بھٹو تقریر کر رہے تھے حزب اختلاف کے بنچوں پر کوئی رکن موجود نہ تھا۔ مسٹر ذوالفقار علی بھٹو نے سلسلہ تقریر جاری رکھتے ہوئے کہا کشمیر کا مسئلہ حل کرنے کے لئے ہمیں کوشش سے وقار اور جذبات کو پالیسی سے الگ رکھنا چاہیئے۔

مسٹر بھٹو نے تسلیم کیا کہ ماضی میں بھارت نے پاکستان کو کئی بار مایوس کیا ہے۔ لیکن ایک آخری کوشش میں کیا حرج ہے۔ ہم کچھ لے نہیں دے رہے۔ مسٹر بھٹو نے حزب اختلاف کے لیڈر سردار بہادر خاں کے ان الزامات کا کہ "اقوام متحدہ کو نظر انداز کر دیا گیا ہے اور اس عالمی ادارے میں پاکستان کے موقف کو نقصان پہنچا ہے۔" ذکر کرتے ہوئے کہا کہ بھارت سے براہ راست مذاکرات سے اقوام متحدہ میں مسئلہ کشمیر کے بارے میں ہمارے موقف کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا۔ آپ نے کہا ان مذاکرات سے ہماری پوزیشن خراب نہیں ہوتی بلکہ اسکے برعکس ہمارا موقف اور مضبوط ہو گا اور ہم یہ کہنے میں حق بجانب ہوں گے کہ ہم نے اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق اقدامات کئے۔ آپ نے کہا یہ اقدامات اقوام متحدہ کے منشور کے مطابق ہیں۔ اور روس اور غیر جانبدار ممالک مثلاً متحدہ عرب جمہوریہ، گھانا اور آئرلینڈ جیسے غیر جانبدار ممالک نے بھی اس قسم کے مذاکرات کی تجویز پیش کی تھی۔ مسٹر بھٹو نے اقوام متحدہ کے چھٹے باب کی دفعہ ۳۳ کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان اس دفعہ کی رو سے مطابق مذاکرات کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ آپ نے اس تجویز کی بھی مخالفت کی کہ کشمیری باشندوں کو بھی مجوزہ مذاکرات میں شریک کیا جائے۔ اور کہا کہ آئینی طور پر ایسا ممکن نہیں ہے مسٹر بھٹو نے اس بات پر زور دیا کہ منفی طرز عمل اختیار نہیں کرنا چاہیئے بلکہ خیر سگالی کا ماحول اور اختلافات کے پرامن تصفیہ کی خواہش پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

حزب اختلاف کے لیڈر سردار بہادر خاں نے اپنی تقریر میں کہا کہ مشترکہ اعلان پر دستخط کرنا اپنے آپ کو اینگلو امریکی بلاک کے ہاتھوں فروخت کر دینے کے مترادف ہے۔ آپ نے مطالبہ کیا کہ مجوزہ مذاکرات میں کشمیری لیڈروں کو بھی شامل کیا جائے۔

میاں عبد الباری نے اپنی تقریر میں کہا کہ مسٹر بھٹو نے اپنے بیان میں ساری قوم کے منہ پر طمانچہ رسید کیا ہے۔ مسٹر اختر الدین نے کہا مشترکہ اعلامیہ معاہدہ ورسیلز سے کسی صورت کم نہیں۔ میاں عبد الباری نے کہا۔ اگر حکومت کشمیر میں استصواب کے سوا کسی اور بات پر رضامند ہو گئی تو قوم ارکان حکومت کو کبھی معاف نہیں کرے گی۔

"نیفا" کے علاقہ سے بھاگنے والے بھارتی فوجیوں پر چینیوں کی فائرنگ

روس نے بھارت کو مگ طیارے دینے کا جو وعدہ کیا ہے وہ ضرور پورا ہو گا

نئی دہلی ۵ دسمبر وزیر اعظم پنڈت نہرو نے لوک سبھا کو بتایا کہ چینی نے ان بھارتی فوجیوں کو جو نیفا کے علاقہ میں فوجی دستوں کے پیچھے رہ گئے تھے اور واپس آنے کی کوشش کر رہے تھے ۲۲-۲۳ اور ۲۵ نومبر کو گولیاں چلائیں آپ نے کہا ابھی تک کسی بھارتی فوجی کے ہلاک یا زخمی ہونے کی کوئی اطلاع نہیں ملی۔

وزیر اعظم سے دریافت کیا گیا کہ کیا متارکہ جنگ کے بعد بھارتی فوجوں کو گولی نہ چلانے کی کوئی ہدایت کی گئی تھی۔ آپ نے جواب دیا کہ گولی نہ چلانے کی ہدایت نہ دینے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کیونکہ فوج اپنے دفاع کے لئے ہر قسم کی کارروائی کرنے کے لئے بالکل آزاد ہے۔ پنڈت نہرو نے ایوان کو مزید بتایا کہ روس نے بھارت کو مگ طیارے دینے اور بھارت میں مگ طیارے تیار کرنے کا جو وعدہ کیا تھا وہ پورا ہو گا۔ آپ نے کہا روس ہمیشہ وعدہ پورا کرتا رہا ہے۔ طیارے اس ماہ بھارت بھیجے جانے والے تھے۔ لیکن کچھ تاخیر ہو گئی ہے۔ بھارتی وزیر اعظم نے کہا کیوبا کی نازک صورت حال کے باعث کچھ مشکلات پیدا ہو گئی تھیں۔

بھارتی وزیر دفاع مسٹر چاون نے بھی آج یہاں کہا کہ روس نے بھارت کو دسمبر یا بعد میں مگ جیٹ طیارے سپلائی کرنے کا وعدہ کیا ہے آپ نے کہا روس نے اس بات کی بھی توثیق کی ہے کہ روس بھارت میں مگ طیارے بنانے کے ایک کارخانہ کے قیام میں بھی مدد دے گا۔

بھارتی حکومت نے حکم دیا ہے کہ کوئی ایسا طیارہ بھارت کے کسی بھی حصہ پر پرواز نہیں کر سکتا جو کمیونسٹ چین میں رجسٹرڈ ہو یا اس کا انتظام کمیونسٹ چین کے تحت ہو اور یا وہ کمیونسٹ چین کی ملکیت ہو۔ اس حکم کا اطلاق ان افراد کے طیاروں پر بھی ہو گا۔ جو کسی وقت کمیونسٹ چین کے شہری رہ چکے ہوں۔

بھارتی فوجیں میکموہن لائن تک آگے بڑھ جائیں گی

کولمبو ۵ دسمبر۔ بھارت کی نائب وزیر خارجہ مسز لکشمی مینن نے آج یہاں اخبار نویسوں سے ایک ملاقات میں کہا کہ بھارتی فوجیں بیس کیلو میٹر کی پابندی نہیں کریں گی۔ اور چینی فوجوں کی واپسی کے بعد میکموہن لائن تک آگے بڑھ جائیں گی۔ آپ نے کہا کہ بھارتی فوجیں نیفا یا لداخ کے علاقہ میں بھی بیس کیلو میٹر دور رہنے کی پابندی نہیں کریں گی۔ جیسا کہ چین نے متارکہ جنگ کے اعلان میں تجویز کیا تھا۔

ڈنکن سینڈز کے بیان سے مایوسی

راولپنڈی ۵ دسمبر۔ کل قومی اسمبلی کے لابی حلقوں میں برطانوی وزیر امور دولت مشترکہ مسٹر ڈنکن سینڈز کے اس بیان پر گہری مایوسی کا اظہار کیا گیا۔ جس میں انہوں نے کہا تھا کہ پاکستان اور چین میں ایک دوسرے سے جنگ نہ کرنے کے معاہدے کے بارے میں جو افواہ گرم ہے وہ نہایت افسوسناک بات ہے۔ سیاسی مبصروں نے کہا کہ مسٹر ڈنکن سینڈز کا یہ بیان خود مختاری کی مداخلت ہے اور پاکستان کو مشورہ دینے کے مترادف ہے کہ وہ دوسرے ملکوں سے کس قسم کے تعلقات قائم کرے۔ ان مبصروں نے کہا ہے کہ مسٹر ڈنکن سینڈز نے یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی ہے کہ پاکستان ہر وقت مغربی ملکوں کی جیب میں ہے اور اسے ایسے ملکوں سے دوستی پیدا نہیں کرنی چاہیئے جنہیں انگلو امریکی بلاک پسند نہیں کرتا۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

"آل ربوہ انعامی مباحثات"

تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام آل ربوہ انعامی مباحثات انعقاد پذیر ہو رہے ہیں۔ جن میں ربوہ کے تمام ادارہ جات کے مقررین حصہ لیں گے۔ مورخہ ۶ دسمبر کو ساڑھے چھ بجے شام کالج ہال میں اردو مباحثہ منعقد ہو گا۔ موضوع ہے۔ "توہین زندگی ہے سہاروں کی زندگی" مورخہ ۷ دسمبر کو چھ بجے شام انگریزی مباحثہ "There should be a change in Pakistan's Foreign Policy" منعقد ہو گا۔ انگریزی مباحثہ کے اختتام پر مکرم صوفی بشارت الرحمن صاحب ایم اے چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ انعامات تقسیم فرمائیں گے۔

احباب سے ان ہر دو مباحثات میں شرکت کی درخواست ہے (سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ ۴ دسمبر ۱۹۶۲ء بروز منگل خاکسار کو دوسرا فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود کا نام ظہیر الدین بابر تجویز کیا گیا ہے۔

احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے نومولود کو صحت و عافیت کے ساتھ عمر دراز عطا کرے نیک صالح خادم دین بنائے، دینی و دنیوی نعمتوں سے مالا مال فرمائے اور اپنے افضال و انعامات سے نوازے۔ آمین۔

لعل الدین
کارکن ٹی۔ آئی کالج ربوہ